سلسلہ اربعینات

اَسماءُ النَّبی ﷺ

# العسل النّقی

# فِی

# اَسماءِ النّبیّ ﷺ

اَسمائے مصطفیٰ ﷺ پر چالیس اَحادیث مبارکہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

# اَلْعَسَلُ النَّقِيّ
# فِي
# أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اَسمائے مصطفیٰ ﷺ پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾

معاونِ ترجمہ وتخریج:
حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی


## مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 140 140 111 (42-92+)
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz


منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | **الأربعين: اَلْعَسَلُ النَّقِيّ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيّ ﷺ** ﴿اَسمائے مصطفیٰ ﷺ پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾ |
| تالیف | : | **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** |
| معاونِ ترجمہ و تخریج | : | حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی |
| اِہتمام اِشاعت | : | فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk |
| مطبع | : | منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور |
| اِشاعتِ اَوّل | : | فروری 2010ء |
| تعداد | : | 1,100 |
| قیمت | : | -/70 روپے |

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۲۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۲۷ ۶ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

## اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَّنَذِيْراً وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ○ (البقرة، ۲: ۱۱۹)

’’(اے محبوبِ مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گی○‘‘

۲. وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَيَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْکُمْ شَهِيْدًاط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَيْهِط وَاِنْ کَانَتْ لَکَبِيْرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِيْنَ هَدَی اللهُط وَمَا کَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَکُمْط اِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (البقرة، ۲: ۱۴۳)

’’اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو، اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و

معرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کردے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہےo‘‘

٣. وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَo (آل عمران، ٣: ٨١)

’’اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوںo‘‘

٤. كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَo

(آل عمران، ٣: ٨٦)

’’اللہ ان لوگوں کو کیونکر ہدایت فرمائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے حالاں کہ وہ اس امر کی گواہی دے چکے تھے کہ یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس واضح نشانیاں بھی آ چکی تھیں، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتاo‘‘

٥. وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج (آل عمران، ۳: ۱٤٤)

''اور محمد ﷺ (بھی تو) رسول ہی ہیں۔ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo''

٦. مَا كَانَ اللهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌo (آل عمران، ۳: ۱۷۹)

''اور اللہ مسلمانوں کو ہرگز اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس پر تم (اس وقت) ہو جب تک وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کر دے، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس!) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ، اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہےo''

٧. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاo (النساء، ٤: ٤١)

''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گےo''

٨. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاo (النساء، ٤: ٨٠)

”جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا٭“

٩. وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا٭

(النساء، ٤: ١١٥)

”اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے٭“

١٠. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا٭

(النساء، ٤: ١٧٤)

”اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہے٭“

١١. اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ٭

(المائدہ، ٥: ٥٥)

”بے شک تمہارا (مددگار) دوست تو اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ

کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں o‘‘

۱۲. قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ ِﷲِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo لَا شَرِيْکَ لَهٗ ج وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَo

(الانعام، ٦: ١٦٢-١٦٣)

’’فرما دیجئے کہ بے شک میری نماز اور میرا حج اور قربانی (سمیت سب بندگی) اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہےo اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں (جمیع مخلوقات میں) سب سے پہلا مسلمان ہوں o‘‘

۱۳. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ يَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo (الأعراف، ٧: ١٥٧)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب

کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں o‘‘

۱۴. قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا نِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَo

(الأعراف، ۷: ۱۵۸)

’’آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو (شانِ اُمیّت کا حامل) نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا سکو o‘‘

۱۵. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ۹: ۱۲۸)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں o‘‘

١٦. اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ۝ (هود، ١١: ٢)

’’یہ کہ اللہ کے سوا تم کسی کی عبادت مت کرو، بے شک میں تمہارے لیے اس (اللہ) کی جانب سے ڈر سنانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ۝‘‘

١٧. وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ (الرعد، ١٣: ٧)

’’اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ (اے رسولِ مکرّم!) آپ تو فقط (نافرمانوں کو انجامِ بد سے) ڈرانے والے اور (دنیا کی) ہر قوم کے لیے ہدایت بہم پہنچانے والے ہیں ۝‘‘

١٨. وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (بنی إسرائيل، ١٧: ٧٩)

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی قرآن کے ساتھ شب خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے) ۝‘‘

١٩. وَنَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ۝

(مریم، ١٩: ٥٢)

’’اور ہم نے انہیں (کوہِ) طور کی داہنی جانب سے ندا دی اور راز و نیاز کی باتیں کرنے کے لیے ہم نے انہیں قربتِ (خاص) سے نوازا ۝‘‘

٢٠. طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ۝ (طٰه، ٢٠: ١-٢)

’’طا ھا، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o (اے محبوبِ مکرّم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیںo‘‘

٢١. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo (الأنبياء، ٢١: ١٠٧)

’’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo‘‘

٢٢. قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌo (الحج، ٢٢: ٤٩)

’’فرما دیجیے: اے لوگو! میں تو محض تمہارے لیے (عذابِ الٰہی کا) ڈر سنانے والا ہوںo‘‘

٢٣. اَللهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌo (الحج، ٢٢: ٧٥)

’’اللہ فرشتوں میں سے (بھی) اور انسانوں میں سے (بھی اپنا) پیغام پہنچانے والوں کو منتخب فرما لیتا ہے۔ بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo‘‘

٢٤. اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ط

(الأحزاب، ٣٣: ٦)

’’یہ نبیِّ (مکرّم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔‘‘

٢٥. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ

النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيْمًاo (الأحزاب، ۳۳: ۴۰)

''محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہےo''

۲۶. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًاo وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۴۵-۴۶)

''اے نبیّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o''

۲۷. يٰسٓo وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِo اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَo

(یٰسٓ، ۳۶: ۱-۳)

''یا سین (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o حکمت سے معمور قرآن کی قَسمo بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیںo''

۲۸. شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْکَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ط اَللهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُo (الشوری، ۴۲: ۱۳)

''اُس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرّر فرمایا جس کا حکم اُس نے نُوح

(علیہ السلام) کو دیا تھا اور جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اور جس کا حکم ہم نے ابراھیم اور موسیٰ و عیسیٰ (علیھم السلام) کو دیا تھا (وہ یہی ہے) کہ تم (اِسی) دین پر قائم رہو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو، مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ (توحید کی بات) جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں۔ اللہ جسے (خود) چاہتا ہے اپنے حضور میں (قربِ خاص کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے اور اپنی طرف (آنے کی) راہ دکھا دیتا ہے (ہر) اس شخص کو جو (اللہ کی طرف) قلبی رجوع کرتا ہےo‘‘

۲۹. بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌo

(الزخرف، ٤٣: ٢٩)

’’بلکہ میں نے انہیں اور اِن کے آباء و اجداد کو (اسی ابراہیم علیہ السلام کے تصدّق اور واسطہ سے اِس دنیا میں) فائدہ پہنچایا ہے یہاں تک کہ اِن کے پاس حق (یعنی قرآن) اور واضح و روشن بیان والا رسول (ﷺ) تشریف لے آیاo‘‘

۳۰. وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْo (محمد، ٤٧: ٢)

’’اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیے اور ان کا حال سنوار دیاo‘‘

۳۱. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط (الفتح، ٤٨: ٢٩)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔‘‘

۳۲. مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰىo (النجم، ٥٣: ٢)

’’تمہیں (اپنی) صحبت سے نوازنے والے (یعنی تمہیں اپنے فیضِ صحبت سے صحابی بنانے والے رسول ﷺ) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے بھٹکے۔‘‘

۳۳. فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ○ (النجم، ۵۳: ۱۰)

’’پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی۔‘‘

۳۴. وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْم بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (الصف، ۶۱: ۶)

’’اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے○‘‘

۳۵. وَ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ○

(الجن، ۷۲: ۱۹)

’’اور یہ کہ جب اللہ کے بندے (محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کھڑے ہوئے تو وہ ان پر ہجوم در ہجوم جمع ہو گئے (تاکہ ان کی قرأت سن سکیں)○‘‘

۳۶. عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ

رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُکُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ○

(الجن، ۷۲: ۲۶، ۲۷)

’’(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا ○ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے ○‘‘

۳۷. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ (المزمل، ۷۳: ۱)

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!) ○‘‘

۳۸. يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ (المدثر، ۷۴: ۱)

’’اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!) ○‘‘

۳۹. اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ○ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ○ (التکویر، ۸۱: ۱۹-۲۱)

’’بے شک یہ (قرآن) بڑی عزت و بزرگی والے رسول کا (پڑھا ہوا) کلام ہے ○ جو (دعوتِ حق، تبلیغِ رسالت اور روحانی استعداد میں) قوت و ہمت والے ہیں (اور) مالکِ عرش کے حضور بڑی قدر و منزلت (اور جاہ و عظمت) والے ہیں ○ (تمام جہانوں کے لیے) واجب الاطاعت ہیں (کیوں کہ ان کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے)، امانت دار ہیں (وحی اور زمین و آسمان کے سب اُلوہی رازوں کے حامل ہیں) ○‘‘

۴۰. وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ○ (التکویر، ۸۱: ۲۲)

’’اور (اے لوگو!) یہ تمہیں اپنی صحبت سے نوازنے والے (محمد ﷺ) دیوانے

نہیں ہیں (جو فرماتے ہیں وہ حق ہوتا ہے)o‘‘

٤١. فَذَكِّرْ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ o (الغاشيه، ٨٨: ٢١)

’’پس آپ نصیحت فرماتے رہیے، آپ تو نصیحت ہی فرمانے والے ہیںo‘‘

٤٢. اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى o (الضحى، ٩٣: ٦)

’’(اے حبیب!) کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے (آپ کو معزّز و مکرّم) ٹھکانا دیاo‘‘

## اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور اَحمد ہوں اور میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥/١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب أسماء النبي ﷺ، باب أسماء النبي ﷺ، ٢/١٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، ٨٤، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢١٩، الرقم: ٦٣١٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٨٨، الرقم: ٧٣٩٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٤٤، الرقم: ٣٥٧٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢/١٢٠، الرقم: ١٥٢٠-١٥٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٠، الرقم: ١٣٩٧.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب سے آخر میں آنے والا نبی) ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی اسماءِ گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں اَحمد ہوں اور مقفّی (یعنی بعد میں آنے والا) اور حاشر (جس کی پیروی میں روزِ حشر سب لوگ جمع کیے جائیں گے) اور نبی التوبہ (اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ وقت رجوع کرنے والا) اور نبی الرحمہ (رحمتیں بانٹنے والا نبی) ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:

---

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ۴/۱۸۲۸، الرقم: ۲۳۵۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۹۵، ۴۰۴، ۴۰۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۱، الرقم: ۳۱۶۹۲-۳۱۶۹۳، والحاكم في المستدرك، ۲/۶۵۹، الرقم: ۴۱۸۵-۴۱۸۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۳۲۷، الرقم: ۴۳۳۸، ۴۴۱۷، وابن الجعد في المسند، ۱/۴۷۹، الرقم: ۳۳۲۲-

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ۴/۱۸۲۸، الرقم: ۲۳۵۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۲۱۹، الرقم: ۶۳۱۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۱۲۱، الرقم: ۱۵۲۵، —

إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ رَءُوْفًا رَحِيْمًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی اَسماء ہیں: میں محمد ہوں، میں اَحمد ہوں، میں ماحی ہوں کیوں کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب اسے کہتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا اسمِ گرامی رؤف و رحیم رکھا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ

--------

........ والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤١، الرقم: ١٣٩٨، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٥٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٣۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من يرد الله به خيرا يفقّهه في الدين، ١/٣٩، الرقم: ٧١، وأيضًا في كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى: فإن لله خمسه وللرسول ﷺ، ٣/١١٣٤، الرقم: ٢٩٤٨، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، ٦/٢٦٦٧، الرقم: ٦٨٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، ٢/٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، والترمذي عن ابن عباس في السنن، كتاب العلم، باب إذا أراد الله بعبد خيرًا فقّهه في الدين، ٥/٢٨، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجه عن معاوية وأبي هريرة رضی اللہ عنہما في —

خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں ہی قاسم (یعنی تقسیم کرنے والا) ہوں جبکہ (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ. فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا نَدَعُکَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهٖ حَامِلَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

-------- السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٠، الرقم: ٢٢٠_٢٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٢٥، الرقم: ٥٨٣٩، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٤، الرقم: ٧٩٣، والدارمي في السنن، ١/٨٥، الرقم: ٢٢٤_٢٢۔

:٥ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى: فأن لله خمسه وللرسول ﷺ، ٣/١١٣٣، الرقم: ٢٩٤٦_٢٩٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم وبيان ما يستحب من الأسماء، ٣/١٦٨٢، الرقم: ٢١٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الآداب، باب في الرجل يتكنى بأبي القاسم، ٤/٢٩١، الرقم: ٤٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٣، الرقم: ١٤٢٨٨، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٢٤، الرقم: ١٩١٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٠٨، الرقم: ٧٧٣٥، وقال: هذا حديث صحيح۔

وُلِدَ لِي غُلَامٌ. فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا. فَقَالَ لِي قَوْمِي: لَا نَدَعُکَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْيَتِي. فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَکُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وفي رواية لهما: فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَکُمْ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، اس شخص سے اس کی قوم نے کہا: تم نے اپنے بیٹے کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا ہے ہم تمہیں یہ نام نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پشت پر اٹھا کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ میری قوم نے کہا: ہم تمہیں رسول اللہ ﷺ کا نام نہیں رکھنے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو، میں ہی ’قاسم‘‘ (تقسیم کرنے والا) ہوں اور میں ہی تم میں تقسیم کرتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور بخاری و مسلم کی ہی ایک روایت میں فرمایا: ’’میں ہی ’’قاسم‘‘ (تقسیم کرنے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں ہی تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔‘‘

٦. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:

---

٦: أخرجه البخاري في التاريخ الکبير، ١٠/٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠١/٤، والطبراني في المعجم الکبير، ٣٨٩/١٩، الرقم: ٩١٤-٩١٥، وأيضًا في مسند الشاميين، ١١٦/٢، الرقم: ١٠٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٢/١، الرقم: ١٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٣/٨، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١٦٣/٢۔

إِنَّمَا أَنَا مُبَلِّغٌ، وَاللهُ يَهْدِي، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ہی مبلغ (اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرماتا ہے اور بے شک میں ہی قاسم یعنی تقسیم کرنے والا ہوں اور (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور اَحمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٨. وفي رواية عنه: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ نَبِيَّ التَّوْبَةِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

٩. وفي رواية عنه: قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ حَبِيبِي أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ ......

---

٧-٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: هلاك أمتي على يدي أغيلمة سفهاء، ٦/٢٥٨٩، الرقم: ٦٦٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب التغليظ على من قذف مملوكه بالزنا، ٣/١٢٨٢، الرقم: ١٦٦٠، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب النهي عن ضرب الخدم وشتمهم، ٤/٣٣٥، الرقم: ١٩٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤١، الرقم: ٥١٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، —

الحديث. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ میں نے (اپنے آقا) صادق و مصدوق ﷺ (سچے اور سچا قرار دیئے جانے والے) سے سنا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

’’ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (یوں) روایت فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنے آقا) ابو القاسم (حضور نبی اکرم ﷺ) اور نبی التوبہ (یعنی ہمہ وقت بارگاہِ الٰہی میں رجوع کرنے والے نبی ﷺ) سے سنا...... الحدیث۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب ابو القاسم ﷺ سے (اس حدیث کو) یاد رکھا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا تَعْجَبُوْنَ

--------

......... ٢/٤٣١، الرقم: ٩٥٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٢٥، الرقم: ٧٣٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٤٥، ٣/١٢٢، الرقم: ٣٠٦٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٦٧، الرقم: ٤١٤٠۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٤٠، وأيضًا في التاريخ الصغير، ١/١١، الرقم: ٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٩، الرقم: ٨٨١١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣١، الرقم: ٦٥٠٣، —

كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان

--------

والحميدي في المسند، ٢/٤٨١، الرقم: ١١٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٥٢، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٤٣، الرقم: ١٤٠٢، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٥٢۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب خاتم النبيّين ﷺ، ٣/١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١۔٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيّين، ٤/١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥۔

بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سومیں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میں بابِ نبوت ہمیشہ کے لیے بند کر دینے والا ہوں)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**١٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا تَأْمَنُوْنِي وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں أمین ہوں۔ اس آسمان کی خبریں تو صبح و شام میرے پاس آتی رہتی ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤/١٥٨١، الرقم: ٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٢، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤، الرقم: ١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٧١، الرقم: ٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٠٥، الرقم: ٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٩٠، الرقم: ١١٦٣، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٣/١٢٨، الرقم: ٢٣٧٥، وأيضًا في حلية الأولياء، ٥/٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٨، الرقم: ٤٠٩٤، وابن القيم في الحاشية، ١٣/١٦، والسيوطي في الديباج، ٣/١٦٠، الرقم: ١٠٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول/١٨٨، ١٩٢۔

١٣. عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ: غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَـلَا أَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ راتوں کو اس درجہ قیام فرما ہوتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا۔ پس آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔ (تو اب اتنا قیام کیوں فرمایا جاتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے ربّ کا عبدا شکورا (شکرگزار بندہ) نہ بنوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب تفسير القرآن، باب ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ويتم نعمته عليك، ٤/١٨٣٠، الرقم:٤٥٥٦، وأيضًا في کتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم الله، ٥/٢٣٧٥، الرقم: ٦١٠٦، ومسلم في الصحيح، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب إکثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/٢١٧١، الرقم: ٢٨١٩، والترمذي في السنن، کتاب الصلاة، باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/٢٦٨، الرقم: ٤١٢، والنسائي في السنن، کتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، ٣/٢١٩، الرقم: ١٦٤٤، وابن ماجه في السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في طول القيام في الصلاة، ١/٤٥٦، الرقم: ١٤١٩-١٤٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥١-

١٤. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ، إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٤٥]، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُوْلِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ، وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوْبًا غُلْفًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب كراهية السخب في السوق، ٧٤٧/٢، الرقم: ٢٠١٨، وأيضًا في كتاب التفسير، باب إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا، ١٨٣١/٤، الرقم: ٤٥٥٨، وأيضًا في الأدب المفرد/٩٥، الرقم: ٢٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧٤/٢، الرقم: ٦٦٢٢، والدارمي في السنن، ١٦/١، الرقم: ٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٨٧/٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٦٠/١، ٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٥/٧، الرقم: ١٣٠٧٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ١٤٧/٢، الرقم: ١٤١٠، وأيضًا في الاعتقاد، ٢٥٦/١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤٦٠/٩، الرقم: ٤٣٥، والطبري في جامع البيان، ٨٣/٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٥٤/٢۔

العاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی وہ تعریف بیان فرمائیں جو تورات میں بھی ہو۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، تورات میں بھی آپ ﷺ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں بھی ہیں، یعنی ''اے نبیّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo'' اور آپ ان پڑھوں کی جائے پناہ، اور میرے (محبوب) بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے کیونکہ آپ ترش رو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس نہیں بلائے گا یہاں تک کہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی کر دے اور وہ (سب) یہ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ اس (ہستی) کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد، دارمی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**١٥. عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم قَالَا: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ...... فذكر الحديث...... قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللهِ، لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهُمْ ......الحديث.**

**رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

---

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب الاشتراك في الهدي والبدن، ٢/٨٨٥، الرقم: ٢٣٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٢٤، الرقم: ٦٥٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٧٨، الرقم: ١١٢٠٢، وابن حزم في المحلى، ٧/١٠٨، وأيضًا في حجة الوداع، ١/١٦٠، الرقم: ٧٢-٧٣۔

”حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ۴ ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) تشریف آور ہوئے...... پھر آگے طویل حدیث بیان کی...... حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ اس اس طرح کہتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی قسم! میں اَبَر (یعنی سب سے زیادہ نیک) اور اَتقیٰ للہ (یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں)...... الحدیث۔“

اِسے امام بخاری، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى

---

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣، ٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨-٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥۔

يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

’’وہ ابیض (یعنی گورے مکھڑے والے آقا ﷺ) جن کے چہرۂ انور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، (اور آپ ﷺ ہی) ثِمَالُ الْيَتَامٰى (یعنی یتیموں کے والی) اور عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ (یعنی بیواؤں کا سہارا) ہیں۔‘‘

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رُخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اُترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابو طالب کا ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

---

۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ۱/۴۶۵، الرقم: ۶۷۴، والدار قطني في السنن، ۱/۲۷۲، الرقم: ۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۲۸۸، الرقم: ۶۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۳۸۵، الرقم: ۱۶۷۸، وأيضًا، ۲/۱۷، الرقم: ۲۱۰۲، وأيضًا، ۳/۱۲۰، الرقم: ۵۰۷۶.

رَحِيْمًا رَقِيْقًا ......الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رحیم (یعنی نہایت رحمدل) اور رقیق (یعنی نہایت نرم دل) تھے۔...... الحدیث۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، دارقطنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

١٩. وفي رواية: إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف دعا کیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں مبعوث کیا گیا، مجھے تو صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔‘‘

---

**١٨۔١٩:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ٤/ ٢٠٠٦، الرقم: ٢٥٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/١١٩، الرقم: ٣٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٥، الرقم: ٦١٧٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٠، الرقم: ٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٤، الرقم: ١٤٠٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٩٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٨٣، الرقم: ٧٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٠٢۔

اس حدیث کو امام مسلم اور بخاری نے ’’الأدب المفرد‘‘ میں روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ عذاب بنا کر۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**٢٠. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں ہی اِمام النّبیین (یعنی انبیاءِ کرام علیھم السلام کا اِمام) اور خطیب اور (انبیاء کا بھی) شفیع (یعنی شفاعت کبریٰ کا آغاز کرنے والا) ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، اَحمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام

---

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١١٨۔

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! میں ہی حبیب اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حبیب) ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ (یعنی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا) ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے دن اوّل شافع (یعنی سب سے پہلا شفاعت کرنے والا) بھی میں ہی ہوں اور اوّل مشفع (یعنی سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی) میں ہی ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے ہی اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقراء اور غریب مومن ہوں گے اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں ہی أکرم الأوّلین والآخرین (یعنی اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا) ہوں لیکن میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔‘‘ اِس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطِيَ النَّبِي ﷺ مِن الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٧۔

٢٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. ......الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچ کر وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنی سواریوں کے کجاوے کھول دیئے۔ تو راہب ان کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ ان کے پاس آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٥١٩۔

رہے تھے کہ وہ راہب اُن کے درمیان سے چلتا گیا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ سَیِّدُ الْعَالَمِیْن (یعنی تمام جہانوں کے سردار) اور رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (یعنی ربّ العالمین کے رسول) ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ (یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت) بنا کر مبعوث فرمائے گا ......الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

**۲۳. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا، اَلْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْخَلَّالُ.**

’’حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے اوّل میں (اپنی قبر انور سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی

۲۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۵، الرقم: ۳۶۱۰، والدارمي في السنن، باب ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ۱/۳۹، الرقم: ۴۸، والخلال في السنة/۲۰۸، الرقم: ۲۳۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۷، الرقم: ۱۱۷، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ۱/۲۳۵، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۱۸۲، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۰۔

شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے ربّ کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا وہ گرد وغبار سے محفوظ سفید انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، دارمی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور خلال نے روایت کیا ہے۔

**٢٤. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.**

**وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.**

’’حضرت ثوبان رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم النّبیین ہوں۔ (اور اچھی طرح سے جان لو کہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

**٢٤:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٢١٩، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٦٩، الرقم: ٢٠٦٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٨٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٥٤، الرقم: ٨٧٢٤۔

٢٥. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٦. وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه وَلَفْظُهُ: قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ. وفي رواية: وَهُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت سلمان رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ’’رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن‘‘ یعنی تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

اور امام اَحمد نے حضرت ابو امامہ رضی الله عنه سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا: ’’آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ’’رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ‘‘ یعنی تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت اور ’’هُدًى لِّلْعَالَمِيْن‘‘ یعنی تمام جہانوں کے لیے سراپا ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ‘‘ تمام پرہیزگاروں (یعنی انبیاءِ کرام اور اولیاء و صالحین کے لیے بھی ہدایت) بنا کر مبعوث

**٢٥-٢٦:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب النهي عن سبّ أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/٢١٥، الرقم: ٤٦٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٧، ٢٦٨، ٤٣٧، الرقم: ٢٢٢٧٢، ٢٢٣٦١، ٢٣٧٥٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤، الرقم: ١، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٩٦، الرقم: ٧٨٠٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٨١، الرقم: ٣٥٨٣، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٤١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٦٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٦٨٨.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فرمایا۔'' اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوْهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ، أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں (اپنی خواہشِ نفس سے) تمہیں کوئی شے دیتا ہوں نہ اسے تم سے روکتا ہوں۔ میں ہی تو خازن (یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کا خزانچی) ہوں۔ میں (ہر چیز کو وہیں) رکھتا ہوں جہاں مجھے (اسے رکھنے کا) حکم دیا گیا ہے۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ،

---

٢٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفي، باب فيما يلزم الإمام من أمر الرعية والحجبة عنه، ٣/١٣٥، الرقم: ٢٩٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٤، الرقم: ٨١٤٠، وابن راهويه في المسند، ١/٤٢٥، الرقم: ٤٨٦۔

٢٨: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٢١، الرقم: ١٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٩١، الرقم: ١٠٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٨٩-١٩٠، الرقم: ١١٦٠-١١٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٢٣، الرقم: ٢٩٨١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/١٦٨، الرقم: ٢٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٣-١٤٤، الرقم: ١٤٠٢-١٤٠٤، ١٤٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِمَالِكِ بْنِ سَعِيْرٍ وَالتَّفَرُّدُ مِنَ الثِّقَاتِ مَقْبُوْلٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے) عطا کردہ رحمت ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور ان دونوں نے مالک بن سعیر سے بھی دلیل پکڑی ہے اور ثقہ راویوں کی جانب سے تفرد مقبول ہوتا ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**٢٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ**

---

**٢٩:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠_١٧٢٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وأيضًا في عمل اليوم والليلة/٤١٧، الرقم: ٦٥٨_٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في ــ

وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: اُدْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے صحت و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لیے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا! ابھی) دعا فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے اس کو اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبي الرّحمة (نبی رحمت) محمد مصطفیٰ ﷺ کے

........ المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩۔

وسیلہ سے، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی یہ حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، اَحمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابو اسحاق نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخ البانی نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

**٣٠. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا، وَخَاتَمًا، وَأُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَفَوَاتِحَهُ.**

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

**٣١. وفي رواية: جَعَلَنِي فَاتِحًا خَاتَمًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے فاتح اور خاتم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے جوامع الکلم اور فواتح الکلم عطا کی گئی ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام عبد الرزاق، بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے فاتح اور خاتم بنایا ہے۔‘‘

---

**٣٠-٣١:** أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٦/١١٢، الرقم: ١٠١٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٣٠٧، الرقم: ٥٢٠٢، والقاضي عياض في الشفا/٣٢٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥٦٨، والطبري في جامع البيان، ١٥/٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢١، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٣٢۔

اسے اِمام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ صَالِحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی قائد المرسلین (یعنی تمام رسولوں کا قائد) ہوں اور یہ (کہ مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں ہی خاتم النبیین (یعنی سب سے آخری نبی) ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں ہی سب پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔''

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں صالح بن عطاء بن خباب نامی راوی کو میں نہیں جانتا، بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

٣٣. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه فِي رِوَايَةِ أُحُدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا شَاهِدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

---

٣٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١/١٩٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/٢٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣۔

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ١/٥١٩، الرقم: ١٣٥١۔

’’حضرت انس ﷛ سے اُحد کی روایت میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آج کے دن (بھی) تمہارے اوپر شاھد (یعنی میں اپنے پورے زمانۂ نبوت میں تم پر گواہ) ہوں۔‘‘ اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

**٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صِفَتِي: أَحْمَدُ الْمُتَوَكِّلُ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، يَجْزِي بِالْحَسَنَةِ وَلَا يُكَافِیءُ السَّيِّئَةَ. مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهٗ طَيِّبَةُ، وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ وَيُوَضِّؤُوْنَ أَطْرَافَهُمْ، أَنَاجِيْلُهُمْ فِي صُدُوْرِهِمْ، يَصِفُّوْنَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يَصِفُّوْنَ لِلْقِتَالِ، قُرْبَانُهُمُ الَّذِي يَتَقَرَّبُوْنَ بِهٖ إِلَيَّ دِمَاؤُهُمْ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ لُيُوْثٌ بِالنَّهَارِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.**

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا وصف یہ ہے کہ (میں) اَحمد ہوں اور المتوکّل (یعنی اللہ پر توکل کرنے والا) ہوں نہ تندخو اور نہ ہی سخت دل ہوں، نیکی کا بدلہ دیتا ہوں اور برائی کا نہیں، (میں وہ ہوں کہ) جس کی جائے ولادت شہر مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے اور (وہ نبی ہوں) جس کے اُمتی (اللہ تعالیٰ کی) بے پناہ حمد کرنے والے ہیں، اور اپنے ٹخنوں کے اوپر تک تہبند باندھتے ہیں اور اپنی اطراف (ہاتھ، منہ، پاؤں) دھوتے ہیں (یعنی وضو کرتے ہیں) اور ان کی اناجیل (انجیل کی جمع ہے مراد یہاں قرآن اور سنت ہے) ان کے سینوں میں ہے (یعنی قرآن حفظ کرتے ہیں) اور نماز کے لیے ایسے ہی صف بندی کرتے ہیں جیسے جہاد

---

**٣٤:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٨٩، الرقم: ١٠٠٤٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٠٠، الرقم: ٣٧٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧١۔

کے لیے کرتے ہیں اور ان کے (خون میں) وہ قربانی (رچی بسی ہوتی) ہے جس کے ذریعے وہ قربِ الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ رات راہبوں کی طرح اور دن شیروں کی طرح بسر کرتے ہیں۔‘‘ اِس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

**٣٥. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشْرَةَ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ، وَالْفَاتِحُ، وَالْخَاتِمُ، وَالْعَاقِبُ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمَاحِي، وَطٰهٰ، وَيٰسٓ.**

**رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْقُرْطُبِيُّ.**

’’حضرت ابو طفیل رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد، احمد، ابو القاسم، فاتح، خاتم، عاقب (یعنی تمام انبیاء کے بعد آنے والا)، حاشر (یعنی جمع کرنے والا)، ماحی (یعنی گناہوں کو مٹانے والا) اور طٰہٰ اور یٰسٓ ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عساکر اور قرطبی نے بیان کیا ہے۔

**٣٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا**

---

**٣٥:** أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٦١، الرقم: ٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١/١٦٦، ١٥/٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٥٥١، وأيضًا في الخصائص الكبرى، ١/١٣٣، والشوكاني في فتح القدير، ٣/٣٦٠، وابن عدي في الكامل، ٣/٤٣٦، والزرقاني في شرحه، ٤/٥٦٠۔

**٣٦:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٨٤، الرقم: ١٧٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٨٤۔

أَحْمَدُ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي أُحْشِرَ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَعِي، وَكُنْتُ إِمَامَ الْمُرْسَلِينَ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اَحمد ہوں، میں محمد ہوں اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگوں کو میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیا جائے گا، اور میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، اور قیامت لواء الحمد (یعنی حمد کا جھنڈا) میرے پاس ہی ہو گا، اور میں اِمام المرسلین (یعنی جملہ رسولوں کا امام) اور صَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ (یعنی جملہ اَنبیاء اور ان کی جملہ اُمتوں کی) کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ، وَمُحَمَّدٌ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْخَاتِمُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اَحمد، محمد، حاشر، مقفی اور خاتم ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٧٨، الرقم: ٢٢٨٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/ ١١٠، الرقم: ١٥٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٤٨۔

٣٨. عَنْ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ جِبِلَّةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ الْجُلَاحِ الْكَلْبِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا الإِسْلَامَ فَأَسْلَمْنَا، وَقَالَ: أَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، الصَّادِقُ، الزَّكِيُّ، وَالْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ لِمَنْ كَذَّبَنِي وَتَوَلّٰى عَنِّي وَقَاتَلَنِي، وَالْخَيْرُ كُلُّ الْخَيْرِ لِمَنْ آوَانِي وَنَصَرَنِي وَآمَنَ بِي وَصَدَّقَ قَوْلِي وَجَاهَدَ مَعِي. قَالَا: فَنَحْنُ نُؤْمِنُ بِكَ وَنُصَدِّقُ قَوْلَكَ، فَأَسْلَمْنَا.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عبد عمرو بن جبلہ بن وائل بن جلاح کلبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، تو ہم نے اسلام قبول کر لیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نبی اُمّی، صادق اور زکی (یعنی پاک کرنے والا) ہوں اور مکمل بربادی ہے اس کے لیے جس نے مجھے جھٹلایا اور مجھ سے منہ پھیرا اور میرے ساتھ جنگ کی، اور بھلائی ہو اس کے لیے جس نے مجھے پناہ دی اور میری مدد کی اور مجھ پر ایمان لایا اور میرے قول کی تصدیق کی اور میرے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ ان دونوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کے قول کی تصدیق کرتے ہیں، پس ہم نے اسلام قبول کر لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣:٧]، قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ

٣٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٣٤، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٣٧٧۔

٣٩: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٢، الرقم: ٤٨٥٠، ٤/٤١١، الرقم: ٧١٩٥، —

(وفي رواية: أَوَّلَ النَّاسِ) فِي الْخَلْقِ، وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ فَبَدَأَ بِي قَبْلَهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''(اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا۔'' کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تخلیق میں أوّل النبیین یعنی (بطور تخلیق) سب سے پہلا نبی (اور ایک روایت کے مطابق: أوّل النّاس) (یعنی سب سے پہلا انسان) اور بعثت کے لحاظ سے آخر النبیین (یعنی سب سے آخری نبی) ہوں۔ سو اُن سب (انبیاء) سے پہلے (نبوت) کی ابتدا مجھ سے کی گئی۔''

اسے امام ابن سعد، دیلمی، ذہبی، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْمِي فِي الْقُرْآنِ مُحَمَّدٌ، وَفِي الإِنْجِيلِ أَحْمَدُ، وَفِي التَّوْرَاةِ أُحِيدُ، وَإِنَّمَا سُمِّيتُ

--------

........ والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧، وقال: رواه ابن أبي حاتم وأبو نعيم، وفي الدر المنثور، ٦/٥٧٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٣/١٩١، والبغوي في معالم التنزيل، ٣/٥٠٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/٥٦، والمناوي في فيض القدير، ٥/٥٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٣٠٧، وفي تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٧٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٧/١٥٥، ١٤/١٢٧۔

٤٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/٨٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ١/٣٥٤، الرقم: ١٠٩٦، والنووي في تهذيب الأسماء، ١/٤٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٣٣۔

أُحِيْدَ لِأَنِّي أُحِيْدُ عَنْ أُمَّتِي نَارَ جَهَنَّمَ، فَأَحِبُّوا الْعَرَبَ بِكُلِّ قُلُوْبِكُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْقُرْطُبِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن میں میرا نام محمد انجیل میں میرا نام احمد اور تورات میں میرا نام اُحید ہے۔ اور بے شک میرا نام اُحید اس لیے رکھا گیا کہ میں اپنی امت سے جہنم کی آگ (کے عذاب کو) ہٹاؤں گا۔ پس تم عربوں سے اپنے دلوں کی گہرائی سے محبت کیا کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن عساکر، قرطبی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

۴۱. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا جَاءَ جِبْرِيْلُ بِالْبُرَاقِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَكَأَنَّمَا صَرَّتْ أُذُنَيْهَا، فَقَالَ لَهَا جِبْرِيْلُ ؑ: مَهْ يَا بُرَاقُ، وَاللهِ، إِنْ رَكِبَكِ مِثْلُهُ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ...... ثُمَّ لَقِيَهُ خَلْقٌ مِنَ الْخَلْقِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ. فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أُرْدُدِ السَّلَامَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَةِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَةِ الْأُوْلَيَيْنِ حَتَّى انْتَهَى إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ...... الحديث.

رَوَاهُ الضِّيَاءُ الْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالطَّبَرِيُّ.

---

۴۱: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٥٩/٦، الرقم: ٢٢٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٠٢/٣، ٢٥٨/١، والطبري في جامع البيان، ١٥/٦، والسيوطي في الدر المنثور، ١٨٩/٥، وأيضًا في الخصائص الكبرى، ٢٥٨/١۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جبرائیل امین علیہ السلام براق لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس (براق) نے اپنے کان بجائے، پس جبرائیل امین علیہ السلام نے اسے فرمایا: خاموش ہو جا اے براق! اللہ کی قسم! ان کی مثل کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سفر معراج پر چلے...... پھر آپ ﷺ کو (راستے میں) کچھ لوگ ملے اورعرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَوَّلُ (یعنی اے سب سے اوّل پیدا کیے جانے والے نبی آپ پر سلامتی ہو) اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا آخِرُ (یعنی اے سب سے آخر میں مبعوث کیے جانے والے نبی آپ پر سلامتی ہو) اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَاشِرُ (یعنی اے روز محشر سب کو جمع کرنے والے نبی آپ پر سلامتی ہو۔) تو جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ! ان کے سلام کا جواب دیجئے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب مرحمت فرمایا پھر کچھ اور لوگ آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے بھی پہلے لوگوں کی طرح آپ ﷺ کو سلام کیا۔ پھر کچھ اور لوگ ملے اور انہوں نے بھی پہلے دو گروہوں کی طرح آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچ گئے ...... الحدیث۔‘‘ اس حدیث کو امام ضیاء مقدسی، ابن عساکر اور طبری نے روایت کیا ہے۔

---

**عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيِيًّا کَرِيْمًا يَسْتَحْيِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاکِمُ.**

**وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.** (۱)

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣١٣، الرقم:٢٦٧١١، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٣٣٥ الرقم: ٦٩٠٧، والحاکم في المستدرك، ٤/١٨، الرقم: ٦٧٥٨، وابن سعد في الطبقات الکبری، ٨/٩٠۔

اکرم ﷺ حیّی (صاحبِ حیاء) اور کریم (اور بہت زیادہ معزز تھے) حیاء آپ ﷺ کا شیوہ تھا۔‘‘

اسے امام اَحمد، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذَالِکَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا: قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ، وَرَحْمَتَکَ، وَبَرَکَاتِکَ، عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ، عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ، ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلٰی.** (1)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنه نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ پر درود

(۱) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ۱/۲۹۳، الرقم: ۹۰۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۲۱۳، الرقم: ۳۱۰۹، وأبو يعلى في المسند، ۹/۱۷۵، الرقم: ۵۲۶۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۱۵، الرقم: ۸۵۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۰۸، الرقم: ۱۵۵۰، والشاشي في المسند، ۲/۸۹، الرقم: ۶۱۱، والمحاملي في الأمالي، ۱/۲۸۷۔۲۸۸، الرقم: ۲۹۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۹، الرقم: ۲۵۸۸۔

بھیجو تو نہایت احسن انداز سے بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ (تمہارا یہ نذرانہ درود) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں درود بھیجنا سکھایئے۔ انہوں نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، اپنی رحمت اور اپنی برکات کو سید المرسلین، إمام المتقین، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) جو کہ تیرے کامل بندے اور تیرے برگزیدہ رسول ہیں، جو اور إمام الخیر (یعنی بھلائی کے امام) قائد الخیر (یعنی بھلائی کے قائد) اور رسولِ رحمت ہیں کے لیے خاص فرما۔ اے اللہ! تو آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اوّلین وآخرین رشک کرتے رہیں گے...... الحدیث۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَالِبٍ إِذَا رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:**

**وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ**

**فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ**

**رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.** (١)

’’حضرت علی بن زید رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب جب حضور نبی

(١) أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ١/١٣، الرقم: ٣١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤١، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٦٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩/١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٢٣٥، وأيضًا في فتح الباري، ٦/٥٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٢-٣٣، والقرطبي في ـــ

اکرم ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگناتے: ''اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ ﷺ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا (اللہ تعالیٰ) محمود اور یہ (حبیب) محمد ﷺ ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الصغیر میں، ابن حبان، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ: أَتُحْصِي أَسْمَاءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي كَانَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ يَعُدُّهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ سِتٌّ: مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَخَاتِمٌ، وَحَاشِرٌ، وَعَاقِبٌ، وَمَاحٍ، فَأَمَّا حَاشِرٌ فَيُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَي عَذَابٍ شَدِيْدٍ، وَأَمَّا عَاقِبٌ فَإِنَّهُ عَقْبُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمَّا مَاحٍ فَإِنَّ اللهَ مَاحٍ بِهٖ سَيِّئَاتٍ مَنِ اتَّبَعَهُ.**

**رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.** (۱)

--------- الجامع لأحكام القرآن، ۱/۱۳۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٣٤، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٤/٥٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٣/١٨٩۔

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الأدب، ٤/٣٠٤، الرقم: ٧٧١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤١، الرقم: ١٣٩٨، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٥٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، —

”حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عبد الملک بن مروان کے پاس آئے تو اس نے آپ سے کہا: کیا آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے ان ناموں کا شمار کر سکتے ہیں جنہیں (آپ کے والد) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ شمار کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، وہ چھ نام ہیں: محمد، احمد، خاتم، حاشر، عاقب اور ماح، رہی بات حاشر کی تو (اس کا مطلب ہے کہ) آپ ﷺ کو قیامت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے (یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا) اور وہ تمہیں درد ناک عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور رہی بات عاقب کی تو وہ اس لیے کہ آپ ﷺ جملہ انبیاءِ کرام کے بعد تشریف لائے اور رہی بات ماح کی تو وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ذریعے آپ کے پیروکاروں کے گناہوں کو مٹا دے گا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

**عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ** رضی اللہ عنہ، **قَالَ:** ﴿یٰسٓ﴾ [یس، ٣٦: ١]، **قَالَ: مُحَمَّدٌ** ﷺ.

**رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقُرْطُبِيُّ وَالرَّازِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.**(١)

---

........ ١/١٠٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٥٧، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٤/٥٦٠، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٥۔

(١) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة،١/١٥٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/٣، والرازي في مفاتيح الغيب، ٢٦/٢٥٢، والبغوي في معالم التنزيل، والشوكاني في فتح القدير، وأبو حيان الأندلسي في البحر المحيط، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٤١، وابن الجوزي في زاد المسير، وأبو الليث السمرقندي في بحر العلوم، ٣/١١٥۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یٰسٓ سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔‘‘

اِسے امام بیہقی، قرطبی، رازی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

**عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَمَّى فِي الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ: أَحْمَدُ، وَمُحَمَّدٌ، وَالْمَاحِي، وَالْمُقَفِّي، وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ، وَحَمطَايَا، وَفَارْ قَلِيطَا وَمَاذِمَاذَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.** (۱)

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سابقہ کتب میں احمد، محمد، ماحی، مقفّی، نبی الملاحم، حمطایا، فارقلیط اور ماذماذ کا اسمِ گرامی عطا کیا گیا تھا۔‘‘

امام سیوطی نے اسے بیان کر کے فرمایا: اسے امام ابونعیم نے بھی روایت کیا ہے۔

**عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: عَبْدِي (سَمَّيْتُكَ) الْمُتَوَكِّلَ الْمُخْتَارَ.**

**رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.** (۲)

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

(۱) أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۱۳۳، وقال: أخرجه أبو نعيم۔

(۲) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۳۸۷، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۱۶۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۳۶۰۔

حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: اے میرے (کامل) بندے میں نے تیرا نام متوکل اور مختار رکھا ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ ﷛ قَالَ: أَي بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلٰى جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلٰى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلٰى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلٰى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبٰى، وَعَلٰى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَعَلٰى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ، فَأَكْثِرْ ذِكْرَهُ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسُّيُوْطِيُّ.[1]

’’حضرت کعب احبار ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم ﷤ نے (اپنے بیٹوں سے) فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ذکر کے ساتھ (اس کے حبیب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کا بھی ذکر کیا کرو، پس بے شک میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسمِ گرامی عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸۱/۲۳، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱۲/۱۔

آسمانوں میں ایسی نہ پائی جس میں، میں نے اسم محمد ﷺ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں نے حور عین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتھیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا، پس تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ بھی ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

قال الإمام البيهقي: قال أبو زكريا: وَلِنَبِيِّنَا ﷺ، خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ فِي الْقُرْآنِ: مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَعَبْدُ اللهِ، وَطٰهٰ، وَيٰسٓ، قَالَ اللهُ ﷯ فِي ذِكْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ﴾ [الفتح، ٤٨: ٢٩] وَقَالَ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف، ٦١:٦] وَقَالَ اللهُ ﷯ فِي ذِكْرِ عَبْدِ اللهِ: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ﴾ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ﴿يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ [الجن، ٧٢: ١٩]، وَإِنَّمَا كَانُوْا يَقَعُوْنَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، كَمَا أَنَّ اللِّبَدَ يُتَّخَذُ مِنَ الصُّوْفِ، فَيُوْضَعُ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ، فَيَصِيْرُ لِبَدًا، وَقَالَ اللهُ ﷯: ﴿طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى﴾ [طه، ٢٠: ١-٢] وَالْقُرْآنُ إِنَّمَا نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، دُوْنَ غَيْرِهِ، وَقَالَ اللهُ ﷯: ﴿يٰسٓ﴾ [يس، ٣٦: ١]، يَعْنِي يَا إِنْسَانُ، وَالْإِنْسَانُ هَاهُنَا: الْعَاقِلُ وَهُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ. ﴿إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ [يس، ٣٦: ٢].

قُلْتُ: وَزَادَ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَقَالَ: سَمَّاهُ اللهُ تَعَالٰى: فِي

الْقُرْآنِ: رَسُوْلًا، نَبِيًّا، أُمِّيًّا، وَسَمَّاهُ: شَاهِدًا، وَمُبَشِّرًا، وَنَذِيْرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ، وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، وَسَمَّاهُ: رَءُوْفًا رَحِيْمًا، وَسَمَّاهُ: نَذِيْرًا مُّبِيْنًا، وَسَمَّاهُ: مُذَكِّرًا، وَجَعَلَهُ رَحْمَةً، وَنِعْمَةً، وَهَادِيًا، وَسَمَّاهُ: عَبْدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا.(۱)

’’امام بیہقی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ امام ابو زکریا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے نبی مکرم ﷺ کے قرآن پاک میں پانچ اَسمائے گرامی ہیں: محمد، اَحمد، عبد اللہ، طٰہٰ اور یٰسین‘‘۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر میں فرمایا: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ﴾ ’’محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘ اور فرمایا: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ’’اور اِس رسولِ (معظم ﷺ کی (آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں۔‘‘ جن کا نام (آسمان میں اس وقت) اَحمد (ﷺ) ہے اور اللہ تعالیٰ نے (ان کے) عبد اللہ ہونے کے ذکر میں فرمایا: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ یہاں عبد اللہ سے مراد حضور ﷺ ہیں جو جنّات والی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے قیام فرما ہوئے۔ ’’اور یہ کہ جب اللہ کے بندے (محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کھڑے ہوئے۔ تو وہ جنات ہجوم در ہجوم جمع ہو گئے (تاکہ آپ ﷺ کی قرات سن سکیں) اور ان (جنوں) میں سے بعض بعض پر یوں ٹوٹ پڑے جیسے نمدہ اُون سے بنایا جاتا ہے تو اُس اُون کا کچھ حصہ دوسرے کے اوپر رکھا جاتا ہے تو وہ نمدہ بن جاتا ہے۔‘‘ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى﴾ ’’طٰہٰ (حروف مقطعات)، (اے محبوب مکرم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔‘‘ اور قرآن صرف حضور نبی

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٥٩-١٦٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٠.

اکرم ﷺ پر نازل ہوا کسی اور پر نہیں (لہٰذا یہاں طٰہٰ سے مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس ہی ہے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یٰسٓ﴾ ’’یعنی اے انسان (کامل)!‘‘ اور انسان سے یہاں مراد ہے عاقل اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ ہیں، (پھر فرمایا:) ﴿إِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ ’’بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں۔

(امام بیہقی مزید فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں کہ اس کے علاوہ اہلِ علم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پانچ ناموں کے علاوہ بھی کئی اَسماءِ مبارکہ بیان کیے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کو مندرجہ ذیل اَسماء عطا فرمائے: رسول، نبی، اُمّی اور آپ ﷺ کو شاھد، مبشّر، نذیر، داعی الی اللہ، (یعنی اللہ تعالیٰ کے اِذن سے اس کی طرف دعوت دینے والا)، سِرَاج منیر (یعنی روشن کرنے والے چراغ) کا نام بھی دیا ہے اور آپ ﷺ کو رءوف، رحیم، نذیر مبین (یعنی کھلا ڈر سنانے والا) اور مُذَکِّر (یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے والے) کے اَسماءِ مبارکہ بھی عطا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو (تمام جہانوں کے لیے) رحمت، نعمت اور ہادی بنایا ہے اور عبدِ کامل کا نام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر بہت زیادہ درود و سلام بھیجے۔‘‘

قال الملا علي القاري في ’’شَرْحِ الْبُرْدَةِ‘‘: أَنَّهُ إِذَا ذُكِرَ عَلٰى مَيِّتٍ حَقِيْقِيٍّ صَارَ حَيًّا حَاضِرًا، وَإِذَا ذُكِرَ عَلٰى كَافِرٍ وَغَافِلٍ جَعَلَ مُؤْمِنًا وَهَوَّلَ ذَاكِرًا لٰكِنَ اللهَ تَعَالٰى سَتَرَ جَمَالَ هٰذَا الدُّرِّ الْمَكْنُوْنِ وَكَمَالَ هٰذَا الْجَوْهَرِ الْمَصُوْنِ لِحِكْمَةٍ بَالِغَةٍ وَنُكْتَةٍ سَابِقَةٍ وَلَعَلَّهَا لِيَكُوْنَ الْإِيْمَانُ غَيْبِيًّا وَالْأُمُوْرُ تَكْلِيْفِيًّا لَا لِشُهُوْدٍ عَيْنِيًّا وَالْعِيَانُ بَدِيْهِيًّا أَوْ لِئَـلَّا يَصِيْرَ مَزْلَقَةً لِأَقْدَامِ الْعَوَامِ وَمَزَلَّةَ

لِتُضِرَّ الْجَمَالَ بِمَعْرِفَةِ الْمَلِکِ الْعَـلَّامِ.(۱)

’’ملا علی قاری رحمہ اللہ ’قصیدہ بُردہ شریف‘ کی شرح میں لکھتے ہیں: اگر خدائے رحیم و کریم حضور ﷺ کے اسمِ مبارک کی حقیقی برکات کو آج بھی ظاہر کر دے تو اُس کی برکت سے مُردہ زندہ ہو جائے، کافر کے کفر کی تاریکیاں دُور ہو جائیں اور غافل دل ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو جائے لیکن ربِّ کائنات نے اپنی حکمتِ کاملہ سے حضور ﷺ کے اِس اَنمول جوہر کے جمال پر پردہ ڈال دیا ہے، شاید ربِّ کائنات کی یہ حکمت ہے کہ معاملات کے برعکس اِیمان بالغیب پردہ کی صورت میں ہی ممکن ہے اور مشاہدۂ حقیقت اُس کے منافی ہے۔ حضور ﷺ کے حسن و جمال کو مکمل طور پر اِس لیے بھی ظاہر نہیں کیا گیا کہ کہیں ناسمجھ لوگ غلوّ کا شکار ہوکر معرفتِ اِلٰہی سے ہی غافل نہ ہو جائیں۔‘‘

(۱) ذكره الملا علي القاري في الزبدة في شرح البردة/ ٦٠۔

# مصادر التخريج


١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٤. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٥. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **التاریخ الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔

المسند۔ بیروت، لبنان: ۱٤۰۹ھ۔

۹. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

۱۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ١٤٠١ھ۔

۱۱. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

۱۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

۱۳. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

۱٤. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

۱٥. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

۱٦. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣۔٢٣٠ھ/٧٥٠۔٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٧. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔ ٥٧٩ھ/١١١٦۔ ١٢٠١ء)۔ **زاد المسیر فی علم التفسیر۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

١٨. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔ ٥٧٩ھ/١١١٦۔ ١٢٠١ء)۔ **صفوة الصفوة۔** بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

١٩. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١/١٩٩٠۔

٢٠. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ **الثقات۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٣٩٥ھ۔

٢١. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٢٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٢٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

۲۴. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۵. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان الميزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۶. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ حجة الوداع۔ الریاض، سعودی عرب: بیت الأفکار الدولیۃ، ۱۹۹۸ء۔

۲۷. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۲۸. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (۹۷۵ھ)۔ كنز العمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۲۹. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البيان والتعريف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۳۰. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۳۱. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۳۲. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ تاريخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٣٣.	خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (٢٣٤۔٣١١ھ)۔ **السنة**۔ ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ

٣٤.	دارمی، ابومحمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٣٥.	دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٣٦.	ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/ ٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٣٧.	دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔ ١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٣٨.	ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٣٩.	ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٤٠.	رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣۔٦٠٦ھ/ ١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٤١.	ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (١٦١۔٢٣٧ھ/ ٧٧٨۔٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ

الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٤٢. ابن رجب حنبلی، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسين حديثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٤٣. رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٤٤. زرعی، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **حاشية ابن قيم**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٤٥. زرقانی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٤٦. زرقانی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٤٧. ابن سعد، ابوعبداللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤٨. سعید بن منصور، ابوعثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دارالعصیمی، ١٤١٤ھ۔

٤٩. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد،

پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

.٥٠ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

.٥١ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٦ء۔

.٥٢ شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/ ٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

.٥٣ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/ ٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

.٥٤ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔ ١٢٥٠ھ/ ١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **فتح القدير**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/ ١٩٨٢ء۔

.٥٥ ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔ ٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

.٥٦ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔ ٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

.٥٧ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،

١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٥٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٥٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٦٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٦١. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔ ٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

٦٢. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔ ٣١٠ھ/ ٨٣٩۔ ٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٦٣. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/ ٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٤. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

٦٥. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔ ١٠٧١ء)۔ **الاستیعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٦٦. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٦٧. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٦٨. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٦٩. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧ھ-٣٦٥ھ)۔ الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٨ء۔

٧٠. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/ ١١٠٥-١١٧٦ء)۔ تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٧١. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

٧٢. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٧٣. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/ ١٣٦١-١٤٥١ء)۔ عمدة القاري شرح على صحيح

البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٧٤. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٧٥. قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج أموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٧٦. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٧٧. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ مسند الشھاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٧٨. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ البدایۃ والنھایۃ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٧٩. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٨٠. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٨١. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣۔١٧٩ھ/ ٧١٢۔٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

۸۲. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۳. المحاملی، حسین بن اسماعیل الضبی ابو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ **أمالي المحاملي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱٤۱۲ھ۔

۸٤. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔۷٤۲ھ/۱۲٥٦۔۱۳٤۱ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱٤۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۸٥. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔۷٤۲ھ/۱۲٥٦۔۱۳٤۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۸٦. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰٦۔۲٦۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۷. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤۱۔٦۰۰ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱٤۰٥ھ۔

۸۸. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱٤ھ/۱٦۰٦ء)۔ **الزبده فی شرح البرده**۔

۸۹. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹٥۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱٥٤٥۔۱٦۲۱ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳٥٦ھ۔

.۹۰ ابن منده، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰٦ھ۔

.۹۱ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/ ١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترھیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

.۹۲ نسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

.۹۳ نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

.۹٤ نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ عمل الیوم واللیلۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

.۹٥ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

.۹٦ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ دلائل النبوۃ۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/١٩٥٠ء۔

.۹۷ ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

٩٨. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

٩٩. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٦ء۔

١٠٠. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٠١. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٠٢. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٣. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔